مکتوبِ حرم

نتیجۂ فکر: مفتی رضاء الحق صاحب

مرسلہ: مولانا عبدالباری

۱۹۸۹ء میں حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم حج وعمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے، آپ چونکہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی تدریسی زندگی کو چھوڑ کر گئے تھے، اس لیے جامعہ میں اسباق شروع ہونے کے بعد جامعہ کی یادِ ذہن کے دریچوں میں بادِ صباء بنتی رہی اور اساتذہ کرام کی محفلیں یاد آتی رہیں۔ اُنہیں ایام میں آپ نے جامعہ کے استاذ مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب مدظلہ کو ایک مفصل خط لکھا، جس میں ایک نظم کے تحت اساتذۂ جامعہ کے ذکرِ خیر کے ساتھ ساتھ ان کی مصروفیات کا بھی تذکرہ ہے۔ ان اساتذہ میں سے اکثر اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں۔ نظم میں جن اساتذہ کا تذکرہ ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، حضرت مولانا سید مصباح اللہ شاہؒ، حضرت مولانا محمد بدیع الزمانؒ، حضرت مولانا عبدالقیوم چترالیؒ، حضرت مولانا محمد سواتیؒ، حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر مدظلہ، حضرت مولانا محمد انور بدخشانی مدظلہ، حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ۔

یہ تصور بھی روح پرور ہے   علمِ دیں کی کتاب دَربر ہے
گیسوئے حاشیہ میں گم ہر دم   آپ کے ہاتھ میں گلِ تر ہے
چشمِ بد دور! علم کی خدمت
واہ واہ آپ کا مقدر ہے
مفتیِ اعظم کی جاں فزا محفل   جن کو فقہ و حدیث اَزبر ہے
شیخ مفتی ولی حسن بے شک   اس زمانے میں مفتیِ اکبر ہے
مہتمم کی مثال عنقا ہے
حسنِ اخلاق کا وہ مظہر ہے

جو شخص خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو اپنی جان بھلا دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

شیخ ادریس کی عبادت واہ   جن کی ہر اِک ادا مطہر ہے
ابنِ مختار کی سخاوت سے   ہر گھڑی شکوہ سنج سمندر ہے
شاہ صاحب ہے محترم واللہ
علم و تقویٰ نسب میں بہتر ہے
شیخ لدھیانوی قلم بر کف   ملکِ تحریر کا سِکندر ہے
شیخ بدیع الزماں کی خوش بو سے   پھول مہکے فضاء معطر ہے
شیخ عبد الرزاق بااخلاق
آبِ شیریں و حوضِ کوثر ہے
جو بھی رہتا ہے اس حدیقہ میں   فلکِ نور پر وہ اختر ہے
شیخ پختہ وہاں محمد ہے   کانِ دیوبند کا وہ گوہر ہے
ہم سبق ہم نشیں ہے میرا
نامِ نامی محمد انور ہے
شیخ عبد القیوم کا کیا کہنا   جس کا گرویدہ بندہ احقر ہے
خانہ کعبہ میں روح کی تسکیں   بوستاں کا حسیں تصور ہے
یہ ہے خوش قسمتی ملا مجھ کو
حرمِ پاک جو منور ہے
مفتی خالد بھی ساتھ ہے میرے   جو بہت خوبیوں کا مصدر ہے
سب کے ہاتھوں میں جامِ کہنہ ہے   مے فروشوں کے ساغر ہے
ساتھ ہے مفتی نظام الدین
علم و اخلاق میں بلند تر ہے
شیخ کامل فضل محمد ہے   نعرۂ جوش کا قلندر ہے
عرض ہے آپ بھولیے نہ مجھے   یہ رضاؔ بھی دعا کو مضطر ہے